



جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



Tareekh-e-Hind Ke Mauzuat-I
(Themes in Indian History Part-I)
Text book in Urdu for Class XII

ISBN 81-7450-765-5

پہلا ایڈیشن

جون 2007 جیٹھ 1929

دیگر طباعت

2009 آشاڑہ 1931

PD 2H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2007

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاداشت کے ذریعے بازیافت کے سہم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکائیکی، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تزیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے تجارت کے طور پر نہ تو مستعار یا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ گراہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحے پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برہنہ کے ذریعے باجی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پہلی کیشن ڈپارٹمنٹ کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیپیٹس سری اروندو مارگ نئی دہلی - 110016	فون 011-26562708
108,100 فٹ روڈ ہوسٹلے کیرے نیلی ایکسٹینشن بناشکری III اسٹیج بنگلور - 560085	فون 080-26725740
نوجیون ٹرسٹ بھون ڈاک گھر، نوجیون احمد آباد - 380014	فون 079-27541446
سی ڈی ایو سی کیپیٹس بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہائی کولکھہ - 700114	فون 033-25530454
سی ڈی ایو سی کامپلیکس مالی گاؤں گواہٹی - 781021	فون 0361-2674869

00.00 روپیے

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ	: بی بی سی راجا کمار
چیف پروڈکشن آفیسر	: شیو کمار
چیف ایڈیٹر	: شوینا اُپیل
چیف بزنس مینجر	: گوتم گانگولی
ایڈیٹر	: ڈاکٹر پرویز شہریار
اسٹنٹ پروڈکشن آفیسر	: عبدالنعیم
سرورق اور آرٹ	: تصاویر
آرٹ کری ایشن، نئی دہلی	: کے۔ ورگیز

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،
شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پہلی کیشن ڈپارٹمنٹ سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ—2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچھیل پن اسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ’کمٹی برائے درسی کتاب‘ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سائنس اور ریاضی کے مشاورتی گروپ کے چیئرمین پروفیسر ہری واسودیون

اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار نیلا دری بھٹا چاریہ پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز جواہر لعل یونیورسٹی، نئی دہلی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرناں مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگران کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکر گزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم محمد تعظیم انصاری کی شکر گزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور با معنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی

نومبر 2006

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

کمیٹی برائے درسی کتب

چیر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے درسی کتب

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ، یونیورسٹی آف کلکتہ، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

نیلا دری بھٹا چاریہ، پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع - 10)

صلاح کار

گم گم رائے، پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع - 2)
موزیکا جونیا، وزیٹنگ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ فرجش آئٹ (Institute Furgeschichte) ویانا، آسٹریا

اراکین

- بیاسوتی پی جی ٹی، (تاریخ) ماڈرن اسکول، بارہ کھباروڈ، نئی دہلی
سی۔ این۔ سبرامنیام، ایگلویہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد (موضوع - 7)
فرحت حسن، ریڈر، شعبہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (موضوع - 5)
جیا مینن، ریڈر، شعبہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ
کنال چکورتی، پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع - 3)
میناکشی کھنہ، ریڈر، اندر پرستھ کالج، دہلی یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع - 6)
مظفر عالم، پروفیسر، ساؤتھ ایشین ہسٹری، شکاگو یونیورسٹی، شکاگو، (یو۔ ایس۔ اے)
نجف حیدر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سنٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع - 9)
پارتھودتا، ریڈر، شعبہ تاریخ، ذاکر حسین کالج (ایوننگ کلاسز)، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع - 12)
پربھاسنگھ، پی جی ٹی، (تاریخ)، کینڈریہ ودھیالیہ، اولڈ کینٹ، تیلیر گنج، الہ آباد
رجت دتا، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع - 8)
رام چندر گوبا، آزاد ادیب، ماہر علم البشر و تاریخ داں، بنگلور (موضوع - 13)
رشی پالیوال، ایگلویہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد
رُدرانشو مکھرجی، ایگزیکٹو ایڈیٹر، دی ٹیلیگراف، کولکاتا (موضوع - 11)
سمینتا سہائے بھٹا چاریہ، پی جی ٹی، (تاریخ)، بلیو ہیلز اسکول، کیلاش کالونی، نئی دہلی

سُمیت سرکار، ریٹائرڈ، پروفیسر، شعبہ تاریخ، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع-15)
 اوما چکورتی، ریٹائرڈ، پروفیسر، مرانڈا ہاؤس، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع-14)
 وجے راماسوامی، سینئر فارہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع-7)

ممبر کوارڈینیٹرز

آنل سیٹھی، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی (موضوع-14)
 سیما ایس۔ او جھا، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہارِ تشکر

تاریخ ہند کے موضوعات (حصہ-1) کوٹیم میں شامل مضامین کے ماہرین، یونیورسٹیوں کے لکھنے والوں، اسکول کے اساتذہ اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی کے ماہرین کے درمیان متعدد مباحثوں اور مشوروں کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پورے ذوق و شوق سے اس میں شرکت کی اور اپنی ذہنی صلاحیتوں اور مہارت کے تمام ذرائع کو مجتمع کر کے یہ کتاب تیار کی۔

مختلف ابواب کے مسؤدوں پر بہت سے لوگوں نے تنقید و تبصرہ کیا اور اس کے متن کو سدھارنے اور مسائل کی وضاحت میں ہماری مدد کی۔ ہم خاص طور پر اپنے نوجوان پڑھنے والوں، میر اور سندھیا وسوانا تھن کے ممنون ہیں جن کے تبصروں اور مشوروں سے ہمیں اس پیش کش کو زیادہ واضح اور بلیغ کرنے میں مدد ملی اور بیساکھ چکرورتی کے ان کی ہمت افزائی کے لیے ممنون ہیں مانیٹرنگ کمیٹی کے ممبروں پروفیسر جے۔ ایس گریوال اور محترمہ شوبھا باجپئی کے صلاح و مشورے بہت مفید تھے۔

پروفیسر بی۔ ڈی۔ چٹوپادھیائے نے اپنے ذاتی توجہ طلب مسائل کے باوجود اس منصوبے کے لیے وقت دیا اور ہمیں قابل قدر تنقیدی مشورے دیئے۔ پروفیسر رنبیر چکرورتی، پروفیسر ادیندر سنگھ اور ڈاکٹر سپر یہ ورما ان ماہرین میں شامل تھے جنہوں نے قابل قدر مشورے پیش کیے۔ ڈاکٹر نسیم اختر، جناب ویریندر بانگر اور ڈاکٹر سریش مشرانے مخصوص بصری مواد اور متن پر مشورے دیئے، ان کے بھی ہم شکر گزار ہیں۔ محترمہ سمیرا ورما نے بصری اور متنی تحقیق و تلاش میں بے روک ٹوک اور بلا تاخیر ہمیں تعاون دیا۔

ہم ان تمام اداروں اور افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کے لیے بصری ذرائع فراہم کیے: امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز، گڑگاؤں، آرکیولوجیکل سروے آف انڈیا، سنٹر فار کلچرل ریسورسز اینڈ ٹریڈنگ، اندرا گاندھی نیشنل سنٹر فار دی آرٹس، نیشنل منیسکر پٹ مشن اور نیشنل میوزیم۔ ہم پروفیسر گرگوری ایل۔ پاشہل کے پہلے موضوع میں استعمال ہونے والے بصری مواد کے لیے خاص طور پر ممنون ہیں۔ نیشنل میوزیم کے اور جناب آر۔ آر۔ ایس چوہان اور جناب جے سی گروور کے ساتھ سی آئی ای ٹی، این سی ای آر ٹی کے نیشنل میوزیم سے حاصل کیے جانے والے فوٹو گرافوں کے لیے شکر گزار ہیں۔ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے جناب کے۔ ورگیز نے نقشے فراہم کیے۔

آرٹ کری ایشن، نئی دہلی کی محترمہ ریتو، ٹوپا اور جناب آننمیش رائے نے کتاب کا ڈیزائن تیار کیا۔ ہم ان کی توجہ، احتیاط اور صبر و سکون، جس کا مظاہرہ انہوں نے اس کام کے دوران کیا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم جناب الہنس ٹکری اور جناب منوج بلدر کے تکنیکی تعاون اور مدد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں ہم اس کتاب کے استعمال کرنے والوں کی طرف سے ان کی رائے اور رد عمل کے متمنی ہیں، جو اس کتاب کی آئندہ اشاعتوں کی بہتری میں ہماری مدد کریں گی۔



ایس۔ ایل چیری ارچنراج، عمر 10 سال
سینٹ پیٹرک ماڈرن ہائر سکول، پانڈچیری

مطالعے کی وضاحت

اس کتاب کا مرکزی نقطہ نظر کیا ہے؟ اس سے کیا حاصل کرنا مقصود ہے؟ جو کچھ اس سے پہلے کی جماعتوں میں پڑھا گیا اس سے یہ کس طرح منسلک ہے؟

چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کے وقفے میں ہم نے ہندوستانی تاریخ کی بالکل ابتدا سے موجودہ دور تک نگاہ ڈالی تھی۔ ہر سال میں ہم نے ایک دور کی تاریخی ترتیب کو مد نظر رکھا تھا۔ پھر نویں اور دسویں جماعت کی کتابوں میں تاریخی حوالوں کے ڈھانچے میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ وقت کے مختصر وقفے پر ہم نے توجہ مرکوز کی اور عصری دنیا کے کچھ حالات پر خصوصی نظر رکھی۔ ہم نے ملکی سرحدوں سے پار بھی کچھ دیکھنے کی کوشش کی، قومی حکومتوں سے آگے بڑھ کر یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف قوموں نے جدید دنیا کی تعمیر میں کیا کردار ادا کیا۔ ایک دوسرے سے ملحق ایک وسیع تاریخی تانے بانے سے ہندوستانی تاریخ کا رشتہ قائم ہوا۔ اس کے بعد گیارھویں جماعت میں ہم نے تاریخ عالم کے موضوعات کا مطالعہ کیا اور تاریخی ترتیب کا نقطہ نظر وسیع کرتے ہوئے انسانی زندگی کی ابتدا سے آج تک کے طویل عرصہ کو دیکھا۔ لیکن گہری تحقیق و تلاش کے لیے چند موضوعات کو ہی چنا۔ اس سال ہم تاریخ ہند کے موضوعات کا مطالعہ کریں گے۔

زیر مطالعہ کتاب ہڑپا سے شروع ہو کر ہندوستانی آئین کی تیاری پر ختم ہوتی ہے۔ جو کچھ اس میں پیش کیا گیا ہے پانچ ہزار سال کا عام جائزہ نہیں ہے بلکہ کچھ منتخب موضوعات کا کسی قدر گہرا مطالعہ ہے۔ اس سے قبل کے برسوں کی کتابیں آپ کو مجموعی طور پر ہندوستانی تاریخ سے واقف کرا چکی ہیں۔ اب وقت ہے کہ ہم کچھ موضوعات پر ذرا تفصیلی نگاہ ڈالیں۔

موضوعات کے انتخاب میں ہم نے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی ہے کہ ہم مختلف رُخوں معاشی، ثقافتی، سماجی، سیاسی اور مذہبی کے ارتقا کی بابت معلومات حاصل کریں اور ساتھ ہی ہم نے ان کی روایتی سرحدوں کو بھی توڑنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے کچھ موضوعات اس دور کی سیاست اور طاقت و اقتدار کی نوعیت سے بھی متعارف کرائیں گے۔ دیگر موضوعات میں ان طریقوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے معاشرے منظم ہوتے ہیں اور کس طرح یہ بروئے کار آتے ہیں اور تبدیل ہوتے ہیں۔ کچھ اور موضوعات ہمیں مذہبی زندگی اور مذہبی رسوم و عمل کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ معیشتوں کے طریقہ کار، دیہی اور شہری سماجوں میں آنے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ان میں ہر موضوع کا مطالعہ آپ کو مورخوں کے طریقہ کار کو بھی غور سے دیکھنے کا موقع فراہم کرے گا۔ ماضی کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے مورخوں کو ایسے مآخذ اور ذرائع تلاش کرنے ہوتے ہیں جن کے ذریعے ماضی تک پہنچنا ممکن ہو جاتا ہے۔ مگر مآخذ خود بخود ماضی کو بیان نہیں کرتے۔ مورخوں کو ان مآخذوں سے بڑی رُو دکھ کے

بعد نتائج اخذ کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی توجیہ و تشریح کرنی ہوتی ہے اور انہیں کچھ اظہار کرنے یا بتانے کے قابل بنانا ہوتا ہے۔ لیکن یہی چیز تاریخ کو دلچسپ اور پُرکشش بناتی ہے۔ وہی مآخذ ہمیں نئی نئی باتیں بتا سکتے ہیں جن سے ہم نئے نئے سوالات پوچھیں، اور نئے طریقوں سے اُن سے تعلق پیدا کریں۔ لہذا ہمارے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ مورخین ان مآخذوں کا کس طرح مطالعہ کرتے ہیں اور ان پرانے مآخذوں سے کیسے نئی نئی چیزیں دریافت کر لیتے ہیں۔

مگر مورخین صرف موجود ریکارڈ کا دوبارہ جائزہ ہی نہیں لیتے، نئے ذرائع بھی دریافت کرتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ صرف اتفاقی دریافتیں ہی ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی اتفاقاً ہی کچھ ایسی مہریں یا ٹیلے ماہرین آثار قدیمہ کے سامنے آ سکتے ہیں جن سے کسی قدیم تہذیب کے آثاری مقام کی موجودگی کے سراغ ملتے ہیں۔ کسی ضلع کے کلکٹری دفتر کے پرانے، گرد آلودہ ریکارڈ کی ورق گردانی کرتے ہوئے کسی مورخ کے ہاتھ دستاویزوں کا کوئی ایسا سراغ لگ سکتا ہے جس میں مقامی تنازعوں یا قضیوں کے قانونی مقدموں کی تفصیلات ہوں۔ ان سے کئی صدیوں پہلے کی دیہی زندگی کی ایک نئی دنیا نکل کر سامنے آ جاتی ہے۔ مگر کیا ایسی دریافتیں صرف حادثے یا اتفاق ہی ہوتے ہیں؟ آپ آرکائیوز میں پرانے ریکارڈ کے کسی بھی پلندے کو اٹھا کر اس مآخذ کی اہمیت کو جانے بغیر اسے کھول سکتے ہیں۔ اس مآخذ کی آپ کے لیے اس وقت تک کوئی اہمیت یا مطلب نہیں ہوگا جب تک آپ کے ذہن میں اس سے متعلق کچھ سوالات نہ ہوں۔ آپ اس مآخذ کو تلاش کیجیے۔ اس کے متن کو پڑھیے، اشارات کو سمجھیے اور اس وقت تک ماضی کی ترتیب نوآپ کر ہی نہیں سکتے جب تک ان کے مابین رشتوں کو نہ سمجھ لیں۔ کسی دستاویز کی مادی تفتیش آسانی سے ماضی کے پردے نہیں کھولتی۔ جب الیکٹرونک دستاویزوں نے پہلی بار ہٹا مہر دیکھی تو وہ اس کا کچھ مطلب نہ نکال سکا تھا۔ کافی عرصہ بعد ان مہروں کی اہمیت کو سمجھا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب مورخ نئے نئے سوالات اٹھانا شروع کرتے ہیں، نئے نئے موضوعات تلاش کرتے ہیں تبھی عام طور پر انہیں کچھ نئے قسم کے مآخذوں کی تلاش و تحقیق کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر ہم انقلابیوں اور باغیوں کے بارے میں کچھ جاننا چاہیں تو دفتری مآخذ محض ایک جزوی تصویر پیش کر سکیں گے۔ جسے دفتری نگہداشت اور تعصب میں تیار کیا گیا ہوگا۔ اب ہمیں دوسرے مآخذوں کو تلاش کرنا ہوگا۔ باغیوں کی ڈائریاں، ان کے ذاتی خطوط، ان کی تحریروں اور اعلانات۔ ان چیزوں کا ہاتھ لگنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ اگر ہم ان لوگوں کے تجربات کو سمجھنا چاہیں جنہوں نے ملک کے بٹوارے کی اذیتیں جھیلی ہیں تو غالباً اس صورت کو تحریری ذرائع سے زیادہ زبانی ذرائع ظاہر کریں گے۔

جیسے جیسے تاریخ کا منظر نامہ وسیع ہوتا جاتا ہے مورخ ماضی کو سمجھنے کے لیے نئے مآخذوں کی تلاش شروع کرتے ہیں۔ ماضی کو سمجھنے کے لیے نئے اشاروں کا سراغ لگاتے ہیں۔ جب یہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے تو خود یہ تصور بھی بدلنے لگتا ہے کہ کیا چیز مآخذ بن سکتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ صرف تحریری دستاویزوں کو معتبر سمجھا جاتا تھا۔ لکھے ہوئے مواد کی تصدیق کی جاسکتی تھی، مثال دی جاسکتی تھی، بار بار جانچا پرکھا جاسکتا تھا۔ زبانی

روایت کو کبھی بھی معتبر مآخذ نہیں سمجھا گیا۔ ان کے مستند اور معتبر ہونے کی کون ضمانت لیتا۔ زبانی مآخذوں پر شک و شبہ آج بھی پوری طرح ختم نہیں ہوا ہے۔ مگر زبانی شواہد کو ان تجربات سے پردہ اٹھانے کے لیے بڑے اختراعی انداز سے استعمال کیا جاتا ہے جنہیں کوئی اور دستاویز واضح نہیں کر سکتا ہے۔

زیر مطالعہ کتاب کے توسط سے اس سال آپ مؤرخین کی دنیا میں بھی قدم رکھیں گے۔ نئے شواہد اور اشارات کی تلاش و جستجو میں آپ ان کے ہم سفر رہیں گے اور یہ دیکھیں کہ یہ لوگ ماضی سے کس انداز میں مخاطب رہتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ کس طرح ریکارڈ سے معنی اخذ کر لیتے ہیں۔ کتبات کو پڑھتے ہیں، آثار قدیمہ کے مقامات کو کھود نکالتے ہیں، منکوں (موتی نمادانوں) اور ہڈیوں سے مطلب کی بات پیدا کرتے ہیں۔ رزمیہ بیان کرتے ہیں، استنوپ اور عمارتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ تصویروں اور تصویر کشی کا جائزہ لیتے ہیں، پولیس رپورٹوں اور محصولی دستاویزات کی ترجمانی کرتے ہیں اور ماضی کی آوازوں کو سنتے ہیں۔ ہر موضوع ایک مخصوص قسم کے مآخذ کی اپنی علاحدہ خصوصیات اور امکانات کو واضح کرے گا۔ یہ اس پر بھی بحث کرے گا کہ کوئی مآخذ کیا بیان کر سکتا ہے اور کیا بیان نہیں کر سکتا ہے۔

خصوصی صلاح کار

نیلا دری بھٹا چاریہ

v پیش لفظ

vii مطالعے کی وضاحت

پہلا موضوع

1 اہلیں، منکے اور ہڈیاں

ہڑپا کی تہذیب

دوسرا موضوع

28 بادشاہ، کسان اور شہر

ابتدائی ریاستیں اور معیشتیں

(تقریباً 600 ما قبل مسیحی دور—600 مسیحی دور)

تیسرا موضوع

53 قرابت، ذاتیں اور طبقے

(تقریباً 600 ما قبل مسیحی دور—600 مسیحی دور)

چوتھا موضوع

82 مفکر، عقائد اور عمارتیں

(تقریباً 600 ما قبل مسیحی دور—600 مسیحی دور)



اس کتاب کو کس طرح استعمال کیا جائے

یہ ہندوستان کی تاریخ میں موضوعات کا پہلا حصہ ہے۔ حصہ دوم اور سوم اس کتاب کے بعد آئیں گے۔

- ✓ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی کے خیال سے ہر باب کو کچھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصے، اور اس کے ذیلی حصوں کو نمبر دیے گئے ہیں۔
- ✓ آپ کو کچھ اور مواد بھی خانوں سے گھرا ہوا نظر آئے گا۔

ان میں دیے گئے ہیں:

مختصر معانی

اضافی معلومات

زیادہ وضاحتی تعریفات

یہ سیکھنے کے عمل میں مدد دینے اور اسے زیادہ پر مغز بنانے کے لیے ہیں۔
مگر یہ جانچنے یا امتحان لیے جانے کے لیے نہیں ہیں۔

- ✓ ہر باب ایک ٹائم لائن کے سیٹ پر ختم ہوتا ہے۔ اسے پس منظر کی اطلاعات کے طور پر سمجھنا چاہیے، جانچ یا امتحان کے لیے نہیں۔

- ✓ ہر باب میں ترتیب وار نمبردار شکلیں، نقشے اور مآخذ دیے ہوئے ہیں۔

(a) شکلوں میں شامل ہیں مصنوعات کی تصویریں جیسے اوزار، مٹی کے برتن، مہریں، سسکے، زیور وغیرہ۔ اسی طرح کتبات کی تصویریں، بت تراشی کے نمونے، مصوری، عمارتیں، مقامات آثارِ قدیمہ، اور لوگوں اور جگہوں کے تصاویر: تمام بصری مواد جسے مورخ مآخذ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

(b) ہر باب میں نقشے بھی ہیں۔

(c) مآخذ: مآخذوں کو علاحدہ خانوں میں رکھا گیا ہے: ان میں متعدد اقسام کے تحریری متن اور کتبات شامل ہیں۔

تنبی اور بصری دونوں طرح کے مآخذ آپ کو وہ احساس یا تجربہ حاصل کرنے میں مددگار ہوں گے جو ان شواہد سے مورخین کو محسوس ہوتا ہے۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ مورخین ان انکشافات کا تجزیہ کس طرح کرتے ہیں۔ آخری امتحان میں شامل کیے جاسکتے ہیں اقتباسات یا تصویروں سے، جو بعینہ یا ملتے جلتے مواد کی ہو سکتی ہیں۔ آپ کو انھیں استعمال کرنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔

مآخذ

✓ کتاب کے متن سے دو قسم کے سوالات دیے گئے ہیں:
(a) پیلے خانوں میں دیے ہوئے سوالات کو جانچ کے لیے مشق کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔

(b) جو گفتگو کیجیے، کے عنوان کے تحت ہیں → وہ جانچ کے لیے نہیں ہیں۔

ہر باب کے آخر میں چار قسم کے تفویضی کام دیے گئے ہیں۔
ان میں شامل ہیں:



مختصر مضامین



مختصر سوالات



منصوبے (پروجیکٹس)



نقشے کا کام

انہیں تشخیص اور جانچ کے لیے مشق کے طور پر کیے جانے کے لیے دیا گیا ہے۔

توقع ہے اس کتاب سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔